تعصب

<"xml encoding="UTF-8?>

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعصب

تحریر:مهدی مطهری

ترجمه:تصدق حسین هاشمی

تعصب اور عصبیت؛ماده عصب سے لیا گیا هےکه جو رگ اور ان جوڑوں کو کها جاتا هے جن کےذریعه سے هڈیاں ایک دوسرےسے متصل هوتےهیں.پهر هر قسم کےرابطے اور وابستگی کو تعصب کها جانےلگا.لیکن عام طور پر یه لفظ حد سےگزرنےکےمعنی میں استعمال هوتا هے جو ایک مذموم معنی هے.
تعصب اور تحجر کے معنی رکود یعنی تبدیلی کا قبول نه کرنااور جمود یعنی تهذیب و ثقافت سمیت اچهی اور اعلی اقدار کو مسترد کرنا هے.جس سے علوم و افکار کےمقابلےمیں تحجر اور اعمال و کردار کےمقابله میںجمود کا مظاهره هوتا هے.نیز یه عقل و دل کےساتھمعرفت و شناخت کےذرائع کو بهی اپنی لپیٹ میں لے لیتا هے.عصبیت کے لغوی معنی بیان کرتےهوئےابن منظور کهتےهیں:عصبه سےمراد ددهیال یعنی وه قرابت دار اور رشته دار جو باپ کی طرف سےهیں اور وه اپنے قوم و قبیلے کےدفاع اور جانبداری کےدرپےهوتےهیں.

قرآن اور روایات کی روشنی میںتعصب:

قرآن کریم کی آیات کے مطالعه سے بعض عیسائیوںاور یهودیوںکےبے بنیاد دعوؤںکا علم هوتا هے جن کا نتیجه اجاره داری کی صورت میںسامنےآتا هے.یهودی کهتےهیں:خدا کےنزدیک مسیحیوںکی کوئی وقعت نهیںهےاور مسیحی کهتےهیںکه یهودیوںکی کوئي وقعت نهیں هے اور وه باطل پر هیں.جمله لیست ......علی شیءٍ اس بات کی طرف اشاره هےکه ان لوگوںکا خدا کےهاںکوئي مقام نهیںهے.یا یه که ان کا دین اور آئین دیکهنےکےقابل هی نهیںهے.

قرآن مزید فرماتا هے:یه لوگ آسمانی کتاب پڑهنے کےباوجود ایسی باتیںکرتےهیں.یعنی یه کتاب جو ان کےهاتهوں میں هےجو ان مسائل کو حل کر سکتی هے اس کےباوجوداس قسم کی باتیںکرنا فقط تعصب و عناد اور هٹ دهرمی کےعلاوه کچھ نهیںهےجو انتهائي تعجب آمیز هے.

یه آیت جهل و نادانی کو تعصب کا سرچشمه قرار دیتی هے.کیونکه نادان اور جاهل لوگ اپنی زندگی کےگرد محصور هوتےهیں اور اپنے علاوه کسی کونهیں مانتے جس آئین سے بچپن میںوه آشنا هوتےهیں اسی کو مضبوطی سے تهامے رکهتے هیں اگرچه وه آئین بےبنیاد اور خرافاتی هی کیوں نه هو اور اسی آئین کےعلاوه کسی اور کو وه قبول هی نهیںکرتے.

البته لفظ جمود کی تحقیق میں ایک اور آیت سامنے آتی ھے جو کھہ رھی ھے!اس کےبعد تم لوگوں کےدل پتھر کی مانند سخت ھوگئے بلکه اس سےبھی زیادہ سخت ھوگئے کیونکه بعض اوقات پتھر سےدریا بھتے ھیں اور جب پھر کو چرا جائے تو اس میں سے پانی نکلتا ھے.

اس بات سےدر حقیقت وہ لوگ مراد ھوتےھیں جن کا پورا وجود سخت اور سیاہ ھوچکا ھوتا ھے اور افکار ؛اشراق(مشاھدہ ذات؛روح کی تنویر)؛شناخت و معرفت اور کشف و شھود کا ان پر کوئی اثر نھیں ھوتا.یہ لوگ غور و فکر کرنےوالوںاور صاحبان کشف و شھود اور ارباب ذوق کےدائرہ سےخارج ھیں اور ھرگز ھدایت پانےوالے نھیں ھیں.

اسلامی روایات میں بھی ایک برے خلق کےعنوان سےتعصب کی شدید مذمت کی گئی ھے.یھاںتک که پیغمبر اکرم کی ایک حدیث ھے :آپ ھر روز چھ چیزوںسےخدا کی پناہ لیتےتھے؛شک و شرک؛تعصب وغصه اور ظلم و حسد سے.

جب پیغمبر اکرم مشرکین کو یکتا پرستی کی دعوت دے رھے تھےتو وہ لوگ اپنی ثقافتی محدودیت ؛تنگ نظری اور قومی تعصب کی بنا پر جواب دیتے تھےکه!ھمارے عقاید اور ھمارا رھن سھن وھی ھوگا جو ھمارے باپ دادا کا ھے اور اس میں کوئي تبدیلی نھیں آئےگی.اس بنا پر پیغمبر اکرم کی نصیحتیں اور مشورے فقط ایک فریاد اور پکار کی حد تک سنتے تھے.ادا کا ھے اور اس میں کوئي تبدیلی نھیں آئےگی.اس بنا پر پیغمبر اکرم کی نبالکل اسی طرح که جب بھیڑ بکریوںکا گله گھاس چر رھا ھو اور ایسےمیں چرواھا ان کو آواز دےتو وہ سنتےتو ھیں لیکن توجه نھیں دیتے اور اپنے کام میں مگن رھتے ھیں.اسی طرح روایات میںیه بھی ملتا ھےکه سب سے پھلے ابلیس نے تعصب کو رائج کیا.حضرت امیر المؤمنین نے بھی تعصب کےحوالے سے خطبه قاصعه میں ایک رسا اور کاری بیان ارشاد فرمایا ھے:ابلیس نے آدم سےاپنی خلقت کی بنیاد پر تعصب کیا اور آدم کو طعنه دیتے ھوئے کھا که میںناری ھوں اور تو خاکی.

پسندیدہ اور ناپسندیدہ تعصب:

قرآنی آیات و روایات میںتعصب کو حمیت یا حمیت جاھلیت سےتعبیر کیا گیا ھے.حمیت مادہ حمی سےھے جس کےمعنی حرارت کے ھیں.پھر یه غصه اور غرور و تکبر نیز غصے میںکئے جانےوالے تعصب کے لئے استعمال ھونے لگا.کبھی یه لفظ اسی مذموم معنی(تعصب جاھلی کی قید کیساتھ یا اس کے بغیر)میں استعمال ھوتا ھے اور کبھی پسندیدہ اور ممدوح معنی میں استعمال ھوتا ھے جو معقول غیرت اور مثبت و تعمیری امور میںکئے جانےوالے تعصب کی طرف اشارہ ھے.امام علی فرماتے ھیں که:اگر تمھیں تعصب ھی کرنا ھے تو اخلاق حسنه؛اچھے کردار اور اعمال کی بنا پر کرو.اس حدیث سےیه بات واضح ھوجاتی ھےکه کسی پسندیدہ حقیقت کی حمایت میں ڈٹ جانا نه صرف یه که مذموم تعصب نھیں ھے بلکه جاھلی تعلقات کی وجه سےانسان کی روح میں پیدا ھونے والی خلا کو پر کیا جاسکتا ھے.

امام محمد باقر کی ایک حدیث ھے که جب آپ سے تعصب کے بارے میں پوچھا گیاتو آپ نے فرمایا که :اپنی قوم کے برے لوگوں کو دوسری اقوام کے اچھےاور نیک لوگوں سے بھتر سمجھنا ایک ایسا تعصب ھےجو انسان کو گناہ گار بنا دیتا ھے.لیکن اگر کوئي اپنی قوم سے محبت کرے تو یه تعصب نھیں ھے.تعصب یه ھے که انسان

ظلم و ستم میں اپنی قوم کی مدد کرے.

امیر المومنین علی اپنےبعض نافرمان اور سست اصحاب پر تنقید کرتےھوئے فرماتےھیں که:میں ایسےلوگوں میں گھر گیا ھوں که جنھیں اگر حکم دوں تو اطاعت نھیں کرتے ھیں اور دعوت دوں تو قبول نھیں کرتے .کیاتمھارا کوئی دین نھیں ھے جو تمھیں متحد کردے تم میںکوئي غیرت نھیں ھے جو تمھیں جوش میں لائے اور فرائض کی انجام دھی پر ابھارے؟؟

تعصب زیادہ تر مذموم معنی میں استعمال ھوا ھے.جیسا که امیر المومنین علی نے خطبه قاصعه میں کئی بار یھی معنی مراد لیا ھے.لوگوں کو زمانه جاھلیت کےتعصبات سےروکتےھوئےفرماتےھیں:تمھارےدلوںمیں عصبیت اور جاھلیت کےکینوںکی بھڑکتی آگ کو بجھادو که یه (نخوت و تکبر اور ناروا تعصب)ایک مسلمان کےاندر شیطانی وسوسوں،نخوتوںاور فتنه انگیزیوں کا نتیجه ھے.

غیرت ایک فطری مسئله:

چونکه اسلام دین فطرت ھےاور غیرت کی جڑ انسانی فطرت میں ھے لھذا دین مبین اسلام نے غیرت اور تعصب کو باطل قرار نھیں دیا بلکه اس کے اصل کی حفاظت کی ھے. البته تعصب کی جزئیات میں اسلام نےمداخلت کرتے ھوئے حکم دیا ھے که غیرت اور تعصب میں سے صرف وھی مقدار صحیح ھے جو فطرت کے مطابق ھو .مثلا کوئی اپنی زندگی میں یه محسوس کرے که دوسرے لوگ اس پر زیادتی کر رھے ھیں یا اس کے حریم کا تقدس پامال فطرت کے مطابق ھو .لیکن کرنے کے درپے ھیں یا اس کی آبرو ریزی کرنے پر تلےھوئے ھیں یا اس کےخاندان کی ھتک حرمت کرنے کےدرپے ھیں تو ایسے مواقع پر دین اس کو دفاع کرنے پر ابھارتا ھے.لیکن مختلف اقوام نے ان کی جو شاخیں بنائی ھیں وہ باطل ھیں.

دوسرے لفظوں میں اپنا اور اپنے متعلقات کا دفاع کرنا ایک ایسا واجب حکم ھے که جو فطرت نے اس پر واجب کیا ھے.لیکن فطرت کےاس حکم کی اطاعت اور اپنی طاقت کے استعمال کی دو حالتیں ھیں:۱.مناسب اور شائسته انداز.یعنی اپنے حق کے دفاع کے لئے تعصب اور انسانی غیرت کا مظاھرہ کرنا.۲.یه که نامناسب اور مذموم انداز.یعنی وہ عمل بذات خود باطل ھو اور باطل کی حفاظت بھی کرنا چاھتا ھو.اور یه بات سب پر عیان ھے که دوسری حالت کو اپنانے کی صورت میں کس قدر فساد اور شقاوت کا سامنا کرنا پڑتا ھے اور کس قدر نظام زندگی درھم برھم ھوسکتا ھے.

شدید نسلی اور قبائلی تعصب:

انسان جس علاقه،قبیله یا جس نسل سے تعلق رکھتا ھے بلا شبه وہ اسی سے محبت کرتا ھے.انسان کی یه محبت نه صرف یه معیوب نھیں ھے اجتماعی امور میں ایک تعمیری محرک بھی ھے .لیکن اگر یه محبت حد سے زیادہ ھو توخرابیوں اور اندوہ ناک سانحات کا باعث بنتی ھے اور جسے افراط کھا جاتا ھےاور نسلی و قبائلی مذموم تعصب سے مراد بھی یھی ھے.

تاریخ میں لڑی گئی بھت ساری جنگوں کی اصل وجه ذات یا قبیله اور وطن کا افراطی حد تک دفاع کرنا ھے.اور

یہی رویہ دوسری اقوام میں خرافات اور برائیاں منتقل ھونے کا اصل عامل بھی بنا ھے.یہ افراطی حد تک دفاع اور طرفداری انسان کو اس مقام پر لا کھڑا کرتا ھے کہ اس کی نظر میں اپنے قبیلہ کے برے سے برے افراد اچھے اور دوسرے قبیلے کے بہترین افراد پر تر جیح دیتےھیں.اسی طرح آداب و رسوم بھی ھیں(کہ اپنے رسوم کو اچھے اور دوسروں کے اچھےرسوم کو برےتصور کرتے ھیں.)دوسرے لفظوں میں نسلی تعصب ایک ایسا پردہ ھے کہ جو خود پسندی اور جہالت کی وجہ سے انسان کی عقل اور اس کےافکار پر پڑتا ھے.اور درست فیصلہ کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھتا ھے.تعصب کی یہ حالت بعض قوموںمیں حد سےزیادہ پائی جاتی ھیں.انھی میں سے اعراب کا ایک گروہ ھے کہ جو تعصب میں مشھور و معروف ھیں.

خداوند عالم فرماتا ھے:اگر قرآن کسی غیر عرب پر نازل ھوتا تو یہ(اعراب)ھرگز ایمان نہ لاتے.

تعصب کےعوامل:

۱.تکبر:تعصب کے وجوھات میںسے ایک وجہ تکبر ھے جس کا واضح نمونہ شیطان کا آدم کو سجدہ نہ کرنا ھے.امام علی اسی بارے میں فرماتے ھیں:ابلیس نے اپنی اصل کی بنیاد پر آدم سے تعصب کیا.

۲.مال و دولت:امام علی کے فرامین میں سے ایک فرمان ھے کہ:......اسی طرح گزشتہ امتوںکے دولتمندوں نے اپنی نعمتوں کے آثار کی بنا پر تعصب کا مظاھرہ کیا.

۳.اندھی تقلید:تقلید کے مختلف اقسام ھیں ان میں سے ایک مذموم ھے اور وہ جاھل کا جاھل کی تقلید کرنا ھے.جس کا اصل عامل تعصب اور بے جا غیرت ھے.اسی طرح طول تاریخ میں بہت ساری جنگوںکا سبب اپنی قوم و قبیلہ کے بزرگ شخصیتوں اور اپنے آباو اجداد کا افراطی حد تک دفاع اور جاھلانہ پیروی بنے.

اور دوسرے اقوام کی طرف برائیوں اور خرافات منتقل کرنے کا اصل عامل بھی یہی ھے.

تعصب کے آثار:

۱.بے ایمانی:امام جعفر صادق کی ایک حدیث ھے کہ جس میں آپ فرماتےھیں کہ: اگر کوئی تعصب کرے یا اس کےلئےتعصب کیا جائے تو گویا اس نےاپنی گردن سے ایمان کی رسی اتار دی ھے.

۲.حق سے منحرف ھونا:ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف غلط رسومات کے منتقل ھونےکا اصل سبب یہی تعصب جاھلی ھے.انبیاء و الھی رھبروں کے مقابلہ میں منحرف قوموںکے ڈٹ جانے کا سبب بھی یہی تعصب ھے.حق قبول کرنے،کمال کی راھیں طے کرنے اور حقیقی سعادت کے حصول میں بھی یہی تحجر عقلی اور عملی موارد میں تحجر رکاوٹ بنتی ھے.

۳.بد نظمی:تعصب،مثبت امور مثلاً دینی امور میں کار آمد غور فکر اور مثبت نظریات کو نافذکرنے میں بہت بڑی رکاوٹ ھے.اس کے علاوہ جو امور انجام دیے جائیں ان کو بھي حقیقت،معرفت اور حکمت جیسی صفات سے محروم کر دیتا ھے اور حکومت میں انتظامی امور ،سیاست ،یہاں تک کہ اقتصادی امور میںبھی تعصب بہت بڑی رکاوٹ ھے.

اسلام کے مقابلہ میں تعصب کرنے والوں کے پاس سوائے چند فرسودہ اور رٹےھوئے علوم کے علاوہ کچھ بھی نہیں ھے جو زمان و مکان کے تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتے ھیں نہ ھی موضوع و محمول کو تغیر کر سکتے ھیں.ایسےافراد اپنے فکر و نظر اور اپنے افعال پر کسی قسم کی تنقید قبول نہیں کرتے اور اسلامی نقطہ نظر کے مطابق اپنے افکار و افعال میں تجدید نظر کرنے کو بھي گوارا نہیں سمجھتے.

۴.پسماندگی اور جھالت:اس میں کوئي شک نہیں کہ اگر ایسی حالت کسی فرد یا کسی معاشرہ میں پائي جائے تو وہ معاشرہ پسماندگی کا شکار ھوجاتا ھے.ایک بھاری پردہ اس کے عقل اور فکر پر پڑتا ھے جس کی وجہ سے صحیح امور کے درک کرنے اور اچھائیوں کی تشخیص کی صلاحیت سے محروم رھتا ھے اور کبھی اس کی ساری اچھائیاں‌ھوا میں‌اڑا دیا جاتا ھے.جیسے ایک حدیث میں پیغمبر اکرم کا فرمان ھے کہ:اگر کسی کے دل میں زرہ برابر بھی تعصب ھو تو خداوند عالم اسے زمانہ جاھلیت کے عرب بدؤوں کے امور کے درک کرنے اور اچھائیوں کی تشخیص کی صلاحیتساتھ محشور کرے گا.

۵.معاشرہ میں تفرقہ ایجاد کرنے کا سبب بنتا ھے:اگر کوئی معاشرہ ایسے افراد یا ایسےگروہ پر مشتمل ھو جو ایک دوسرے کو قبول نہیں کرتے اور متعصب ھیں تو وہ معاشرہ اتفاق و اتحاد کی نعمت سےمحروم رہ جاتا ھے.یھی وجہ ھے کہ استعماریہ کوشش کرتا ھے کہ ملت اسلامی کے درمیان منفی تعصب کو عام کریں.یھاں تک کہ ملک کے اندر بھی مختلف گروھوں کے درمیان تعصب پیدا کرکے ملی وحدت کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ھے.

راہ حل:

اس بری عادت سے مقابلہ اور اس مھلک مرض سے نجات حاصل کرنے کا بھترین طریقہ یہ ھے کہ اقوام و معاشرہ کےایمانی افکار کو مضبوط اور ثقافتی سطح کو بلند کرنے کی کوشش کی جائے.قرآن مجید روحی تقوی اور قلبی سکون کو اس مرض کا علاج قرار دیتا ھے.جھاں ایمان،تقوی اور قلبی سکون ھو وھاں تعصب نہیں ھوتااور جھاں تعصب ھوگا وھاں ایمان و تقوی کا وجود نہیں ھوگا.

روایت ھےکہ عرب عورت اور عجمی عورت کے درمیان جھگڑا ھوا دونوں امام علی کے پاس آئیں .امام ان دونوں میں فرق کے قائل نہ ھوئے تو عرب عورت نے امام پر اعتراض کیا اس پر امام نے دونوں مٹھیاں بھر کر مٹی لی اور فرمایا کہ.امام ان دونوں میں فرق کے قائل نہ ھوئے تو عرب عورت ن میں ان دونوں مٹھیوں میں‌کوئي فرق نہیں پاتا.

البتہ اسلام اصل اور فطری تعصب و غیرت کی تائید کرتا ھے کہ جھاں‌تعصب کرنے میں خدا کی خوشنودی ھو وھاں تعصب کرنا چاھئیے.جیسے پیغمبر اکرم پر حالت سجدہ میں گوسفند کے غلاظت پھینکا گیا تو حضرت حمزہ غضبناک ھوئے اور کھا کہ میں اسی گستاخی اور بے ادبی کی وجہ سے مسلمان ھوا ھوں.

آخر میں امام خمینی کے اس فرمان کی طرف اشارہ کیا جاتا ھے کہ آپ نے فرمایا:ھمیں چاھئیے کہ ھم جھالت اور خرافات کے حصار کو توڑ دیں تاکہ اسلام ناب محمدی کے سایے میں زندگی بسر کر سکیں.